

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴۳ جلد ۷ | لودیانہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گُل از رُڑکی

جب عیسیٰ ہوا جلوہ آرا چمن میں
شگفتہ ہوئے گُل دوبارا چمن میں

بہا خون اُسکا جو سارا چمن میں
ہوا لالہ پھر گُل ہزارا چمن میں

خزاں کا رہا اور نہ صیاد کا ڈر
صبا نے یہہ آکر پکارا چمن میں

بس اب خار و خس دور کر باغباں نے
ہر یک غنچہ و گُل سنوارا چمن میں

کُھلی رہ گئی آنکھیں نرگس کی دیکھو
کیا جب کہ اُس نے نظارا چمن میں

رہیں شوق سے سرو شمشاد و قمری
کہ ہر کس کا اب یہاں اجارا چمن میں

بجز اُس مسیحا کے ای ہمنشینو
نہیں کوئی مونس ہمارا چمن میں

بس ای عندلیبان صحرا و گلشن
اُسی کا ہی سب کو سہارا چمن میں

ہمیں یاد ہیں گت سمن کی وہ باتیں
جو کہہ گُل وہ دلبر سدہارا چمن میں

غزل دیگر

سزا گُنہ کی جو ہو ہمارے بجا و حق ہی بجا و حق ہی
پڑیں مصیبت جو سر پہ بھاری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

جہاں میں جیسے ہوئے ہیں پیدا خطائیں حد سے ہوئیں زیادہ
کبھی نہ دل سے کی یادباری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

یہہ عہد طفلی سن بلوغت زمانہ پیری بھی سب سراسر
گُنہ میں گذری بس عمر ساری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

ہی حال ابتر ہمارا ایسا دبے گناہوں سے ہیں سراپا
ملے تدارک اگرچہ بھاری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

غرور اور بخل و کینہ و کاوش انہیں کی دلمیں سدا ہی خواہش
نہ کی محبت و انکساری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

رہا تو غفلت کے خواب میں ہی دلا نہ بھولیسے یاد حقمیں
نہ ایک دن بھی کی اشکباری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

مسیح کا رکھہ تو گُل سہارا وہی ہی حامی بس اب تمہارا
اُسی کی در کی اُمیدواری بجا و حق ہی بجا و حق ہی

نورافشاں

فتح کابل

لو کابل فتح ہوگیا اور ہمارا فاتح لشکر بسر کردگی جنرل رابرٹس صاحب بہادر جسکے نام نامی پر یہہ بھاری فتح ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی بڑے ٹھاٹھہ کے ساتھہ بالاحصار میں داخل ہوا اُس وقت انگریزی فتح نصیب

فوج سترک پر دورویہ استادہ تھی فتح کے باجے بجتے تھے اور کامیابی کی بیحد خوشی ہر ایک کے بُشرے سے عیاں تھی یعقوب خان نے اِس موقعہ پر خود تو علالت طبع کے عذر سے زیب بستر رہنا پسند کیا اور جلو میں اپنی جگہہ اپنے بڑے بیٹے کو بھیجدیا۔ مطلع تو آگے ہی صاف تھا صرف چند باشندے جو وہاں کے ساکنین تھے موجود تھے سو وہ بھی ایک دم سے نکالے گئے قلعہ میں ۲۰۰ سے زیادہ توپیں ایک بھاری میگزین سامان جنگ مثل گولی بارود ہتھیار سپاہیوں کی وردی گھوڑونکا ساز اور باجے کے اوزار وغیرہ پائے گئے۔ مناسب وقت سمجھکر جنرل ہل صاحب کو کابل کا جنگی گورنر اور نواب غلام حسین خان کو اُسکا اسسٹنٹ مقرر کیا گیا یہہ وہی معزز عہدہ ہی جس پر کہ ایک روز پیشتر یعقوب خان کا خسر شریف آغا یحیی خان ممتاز تھا۔ امیر برائے چندے سلطنت کی ذمہ واری سے معزول ہی۔ کابل کے لئے یہہ ایک عجیب تبدیلی ہوئی ہی اور اگر مستقل رہی تو ہمکو کامل یقین ہی کہ اس سے کابلیوں کو بہت فایدہ پہونچیگا اور وہ لوگ انگریزی قانون کی کاملیت کو افغانی آئین کے نقصوں پر خود بخود ترجیح دینے لگ جائینگے۔ الحاصل جنرل رابرٹس نے شہر کے بڑے بڑے عمائد اور خوانین کو بلواکر بالاحصار میں جمع کیا اور سرکار انگریزی کی طرف سے برائے اِطلاع عام ایک حکمنامہ پڑھکر سُنایا جسکا مضمون درج ذیل ہی +

چونکہ باشندگان کابل نے باوجود پیشگی اِطلاع کے ناحق غرور کے نشے میں آکر انگریزی فوج کی پیشقدمی کو روکا اور بغاوت اِختیار کی تو گویا اُنہوں نے اپنے ذمہ انگریزی سفیر اور اُسکے ہمراہیوں کی قتل کی پہلی خطا پر اور خطا بڑھالی سو انصاف تو اِس امر کا مقتضی تھا کہ اِس سزا کی یادگار میں اہالیان سرکار انگریزی کابل کو بالکل نیست و نابود کردیں مگر رحم کی نظر سے بہت کچھہ درگذر کیجاتی ہی اور چونکہ اِس سزا کو بالکل بغیر کسی یادگار کے یوہیں چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں لہذا حکمنامہ جاری کیا جاتا ہی کہ شہر کا وہ حصّہ جو بالاحصار کے مفسدہ میں شریک ہوا تھا فی الفور منہدم کر کے سفید زمین بنا دیا جائیگا۔ کابل پر ایک بھاری تاوان یا جُرمانہ ہوگا اور اُسکے نواح میں جو حصہ آبادی کا نصف القطر دس میل کے اندر ہوگا وہ جنگی قانون کا پابند سمجھا جائیگا۔ شہر میں ایک جنگی گورنر رہیگا جس کے حکم کی اطاعت سب باشندگان شہر پر فرض ہوگی کہیں اِس سزا سے وہ لوگ اپنے آپ کو بری نہ سمجھنے لگجائیں جو شریک مفسدہ تھے کیونکہ معاملات مفسدہ کی خوب تحقیقات ہوگی اور جن لوگونکا اُس میں لگاؤ ثابت ہوگا وہ اپنے کئے کی سزا پائینگے۔ شہر اور اُسکے گرداگرد پانچ میل کے اندر اسلحہ بندی کی سخت ممانعت ہی جو شخص تاریخ اشاعت حکمنامہ ہذا سے ایک ہفتہ کے بعد اِس حد معینہ کے اندر مسلح پایا جائیگا وہ سزا موت کا مستوجب قرار دیا جائیگا +

مرحوم سفیر انگریزی کے متعلق کا اسباب اشیا مویشی وغیرہ فی الفور حاضر کرنا چاہیئے اور نیز اسلحہ و اسباب جنگی جو افغانی مفسد لیگئے تھے موجود ہونا چاہیئے۔ انگریزی قلوں کے واپس لانے اور اُن اشخاص کی گرفتاری کیواسطے اِنعام دیا جائیگا جو سفیر سرکار انگریزی پر حملہ کرنے میں شامل تھے اور نیز اُس مخبری کیواسطے جس سے اُن کی گرفتاری کا نشان ملے۔ جن لوگوں نے ۶ ستمبر کے بعد انگریزی فوج کے ساتھہ مقابلہ کیا تھا اُن کی گرفتاری کے لئے بھی ویسا ہی اِنعام دیا جائیگا اور جو شخص مفسد افسروں کو گرفتار کرائیگا وہ بہت بھاری اِنعام کا مستحق ہوگا +

یعقوب خان کا سلطنت سے دست بردار ہونا

——کہتے ہیں کہ یعقوب خان نے ترک سلطنت کی اِستدعا کی ہی۔ اگر یہہ صحیح ہی تو دو علت سے خالی نہیں یا تو اُس نے تخت افغانستان کو زی کانٹوں کی سیج سمجھا ہوگا کیونکہ یوم مسند نشینی سے آج تک اُسکو ایک کروٹ بھی آرام نصیب نہیں ہوا اور یا وہ مثل ایک کاٹ پتلی کے ہی جس کی تار مفسدان دربار کابل کے ہاتھہ ہی اور وہ اُسکو ترغیب دیتے ہونگے کہ حملہ کنندگان کابل کی سزادہانی میں شریک ہونا نامردی ہی کیونکہ اُن میں بزرگان ملک اور عالمان و فاضلان کابل شامل ہیں سو پہلا خیال تو اُس کی جوان مزاج کی حالت سے ذرا بعید نظر آتا ہی البتہ دوسرا ممکن ہی بلکہ اغلب اور کیا عجب ہی کہ بالاحصار میں اسوقت فاتح قوم کے ساتھہ داخل ہونا مفسدوں کے لحاظ سے اُسکو ایک ذرا شاق گذرا ہو۔ ہم اپنے پچھلے آرٹیکل میں لکھہ چکے ہیں کہ یعقوب کی دوستی ہماری سرکار کے لئے اگر بدنصیبی نہیں تو تکلیف کا نشان ضرور ہی اور اب بھی کہتے ہیں کہ یعقوب خان کا ساتھہ ہونا کابل کے موجودہ معاملات کے حق میں ایسا ہی جیسا چلتی ٹرین کے راستہ میں لاش خر۔ گو ٹرین کی روانگی رُک نہیں سکیگی مگر اِس روک سے کچھہ نہ کچھہ ہرج ضرور ہوگا۔ ایک انگریزی اخبار ہمکو اِس موقعہ پر ایک لطیفہ یاد دلاتا ہی جو کرنیل کالی صاحب نے یعقوب خان کے سر کی تشبیہہ دیکھکر علانیہ کہدیا تھا ایک اوستاد آدمی یعقوب کے سر کا نقشہ کھینچکر اہالیان سرکار انگریزی کے ملاحظہ کیواسطے لایا اور وہ نقشہ غور کرنے کے لئے کرنیل صاحب موصوف کو دیا گیا تھا۔ نقشہ میں سر کی کھوپری ایسی اُبھری

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

کہ جب خدا قادر مطلق نے جبرئیل کو زمین پر بھیجا کہ آدم پیدا کرنیکے لئے ایک مٹھی خاک لے آوے تب زمین نے اُس سے کہا کہ میں تجھسے خدا کی پناہ مانگتی اور اُسکی دہائی دیتی ہوں کہ مجھ میں سے کچھ نہ لینا تب جبرئیل نے جاکر جناب باری میں عرض کی کہ زمین نے مجھسے تیری پناہ مانگی تب خدا نے اسرافیل کو حکم دیا اُسکے ساتھ بھی زمین نے وہی معاملہ کیا تب خدا نے میکائیل کو روانہ فرمایا اُس سے بھی زمین نے یہی عذر کیا اُسوقت خدا نے ملک الموت کو یہہ کہکر بھیجا کہ خواہ مخواہ ایک مٹھی خاک ضرور ضرور لائیو زمین نے اُس سے بھی کہا کہ میں تجھسے خدا کی پناہ مانگتی ہوں تب ملک الموت نے کہا کہ میں بھی خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ میں سے ایک مٹھی خاک لئے بغیر جاؤں سو اُسنے زبردستی زمین پر سے ایک مٹھی خاک لی تب خدا نے ایک چاتو میٹھا پانی لیکر وہ مٹی سانی اور کہا تجھ سے میں نبیوں اور رسولوں اور اُن سب بندوں کو جو بہشت کے لایق اور عاشق ہوں پیدا کرتا ہوں پھر ایک چاتو کھارا پانی لیکر مٹی سانی اور فرمایا کہ میں تجھ سے ظالموں فرعونوں خطاکاروں اور شیاطین کے سب ساتھیوں کو پیدا کرتا ہوں ✤

اب سوال کیا چاہئے کہ کس واسطے خدا نے آدمیوں کو پیدا کیا اسکا جواب بخوبی اخلاق جلالی میں لکھا ہے کہ آدمی جو سب چیزوں کی اصل نقشوں کا نقشہ اور دنیا کا خلاصہ ہے خدا کا نایب ہے جیسا لکھا ہے سورہ بقر ۳۰ آیت اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نایب اور پھر لکھا ہے جیسے تمکو رکھا نایب زمین میں اور وہ مشہور آیت سورہ احزاب ۷۲ آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یعنے ہمنے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اُس کو اُٹھاویں۔ اور اُس سے ڈر گئے اور اُٹھا لیا اُس کو انسان نے یہہ ہے بڑا بے ترس نادان۔ یہاں تک تو صاف ہے کہ آدمی خدا کا نایب ہوا مگر نایب ہونے سے اُسپر کیا فرض ہوا اسکا صاف بیان نہیں ہے لیکن قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نایب ہوا کہ خدا کی مرضی پر چلے جو بہشت والے ہوں اُنکو اسلام میں آنا اور آگ میں بیٹھنے والوں کو کافر رہنا ضرور ہے کیونکہ اُنکے کام اُنکی قسمت کے موافق ہونگے ظاہر میں تو سب کو بلانا ہے لیکن سب آ نہیں سکتے کیونکہ یہہ خدا کی مرضی سے خلاف ہوتا ہے ✤

پس آدمیوں کا سارا حال و احوال قرآن و حدیث کے موافق ایک گھڑی کی مانند ہے جس میں ظاہرا نظر آتا ہے کہ اُسکے پہئے آپ سے آپ چلتے ہیں پر حقیقت میں اُن کا ہلنا چلنا کُنجی کے وسیلے سے ہے اسی طرح نظر آتا ہے کہ آدمی اپنے اختیار سے جو چاہتے کرتے ہیں پر اگر حقیقت میں پوچھو تو اہل اسلام کی کتاب شریف کے مطابق خدا قادر مطلق ہی سب کا فاعل ٹھہرتا ہے بس اُس سے معلوم ہوا کہ خدا نے آدمی کو اس لئے پیدا کیا کہ اس دنیا میں اپنی قسمت کے لکھے کو پورا کرے اور اُس دنیا میں اُسکا پھل لیوے یعنی بعضے دوزخ میں اور بعضے بہشت میں جائیں ✤

اب قرآن و حدیث کے مطابق بہشت کیسی جگہہ ہے لکھا ہے سورہ رعد ۳۵ آیت مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا سورہ نساء ۵۷ آیت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا سورہ دخان ۵۱ سے ۵۵ تک اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ سورہ صافات ۴۰ آیت اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ یعنے احوال جنت کا جو وعدہ ملا ہے ڈر والوں کو بہتی ہیں اُسکے نیچے نہریں میوہ اُسکا ہمیشہ ہے اور سایا اور جو لوگ یقین لائے اور کریں نیکیاں اُنکو ہم داخل کرینگے باغوں میں جن کے نیچے بہتی نہریں رہا کریں وہاں ہمیشہ اُن کو وہاں عورتیں ہیں ستھری اور اُن کو ہم داخل کرینگے گھنی چھاؤں میں ڈر والے بیشک ہیں گھر میں چین کے باغوں میں اور چشموں میں پہنتے ہیں پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامھنے اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریاں بڑی آنکھوں والیاں

باقی آیندہ

منقولات

بقیہ سیر جنوب ہند

پہلے برسات جو دکھن پچھم کے کونونسے آتی ہو وہ تنی ویلی تان جور اور مدراس کی اطراف میں نہیں پہونچتی کسواسطے کہ درمیانی پہاڑ اُسے روک لیتے ہیں تو بھی جو دریا پہاڑونسے بہتے ہیں وہ اُن ملکونکو سیراب کر دیتے ہیں- اور حالانکہ اس طرف میں برسات اُسوقت نہیں ہوتی ہو لیکن اُدھر بھی کچھہ سردی ہوتی اسلئے کہ ٹھنڈی ہوا پہاڑونسے آتی ہو +

پھر اکتوبر کے مہینے میں دکھن پورب کے کونوں سے دوسری برسات شروع ہوتی ہو- اس برسات کی کیفیت پہلے برسات کی کیفیت کے برعکس ہو گویا کہ دوسری برسات پہلی برسات کو کامل کرتی ہو- خدا کی حکمت اور ترتیب یوں ہی ہو +

دو سال گذشتہ میں برسات کم ہوئی تھی یہانتک کہ دکھن طرف بڑا کال پڑا تھا لیکن اس سال خدا کے فضل سے برسات اچھی ہو- اگر اس سال بھی برسات نہ ہوتی تو گرمی کی شدت سے ہم سفر کرنے کا موقع نہ پاتے لیکن اسلئے کہ پندرھویں تئی سے بارش خوب زور سے شروع ہوئی ہمکو سفر کا وقت اچھا اور زیادہ ملا +

جب ہم نیلگھیری پہاڑ سے اُترے تب شہر کویم بٹور کو گئے جو کوہ نور سے چالیس میل کے قریب ہو- جو مشنری وہاں ہیں وہ لنڈن مشن سے علاقہ رکھتے ہیں اُن میں سے کئی ایک پہاڑ پر ہمکو ملے اسلئے ہم بہت خوش ہوئے جب اُنکے مکانو نپر پھر ملاقات ہوئی +

کویم بٹور کا ضلع بڑا ہو اور پچاس برس سے وہاں انجیل کی منادی بڑی مشقت اور کوشش سے کی گئی لیکن ابتک ایسی تاثیر نہیں ہوئی جیسی کہ دکھن کی اور اطراف میں ہو +

اڑہائی سو میل کویم بٹور سے ہندوستان کے پورب کنارے پر ایک مشن ستنیون واقع ہو جسے دیکھنے کو ہم بہت آرزومند تھے- وہ تران قوئبار ہو اور اسلئے ہم نے اُسے دیکھنے چاہا کہ جو پہلے پروٹسٹنٹ پادری ہندوستان میں آئے اُنہوں نے وہاں آکے کام شروع کیا- وہ انگلستان یا امریکہ سے نہیں بلکہ ڈنمارک سے آئے تھے- جب سے پہلا پروٹسٹنٹ یعنی پادری ولیم کری بنگال میں آیا تب ۹۶ چھیاسی برس ہوئے- لیکن اٹھاسی برس اُسکے آنے سے پیشتر پادری ہنری پلوتس جو وا ور پادری بر تھول زگینبلگ تران قوئبار میں آئے تھے- وہ کسی مشنری سوسایٹی کیطرف سے نہیں بلکہ فریڈرک فورتھہ کیطرف سے جو ڈنمارک کا بادشاہ تھا بھیجے گئے تھے- اُسوقت کوئی مشنری سوسایٹی نہ تھی +

۹۶ چھیاسی برس پیشتر اُسی ڈنمارک کیطرفسے ایک فسٹ انڈیا کمپنی تران قوئبار میں قایم کی گئی- تانجور کے راجہ نے اُس کمپنی سے ایک عہد باندھا اور عہدنامہ لکھوا کے اُسنے سمندر کے کنارے پر ایک ٹکڑا زمین کا جو لمبائی میں ۵ میل اور چوڑائی میں ۳ میل اور جسمیں پندرہ گاؤں تھے چار ہزار روپیہ سالانہ پر کمپنی کو سونپ دیا- یہہ کمپنی بادشاہ ڈنمارک کی حمایت میں رہی اور اُسکی بدولت وہ بہت کامیاب اور راقبالمند ہو گئی +

فریڈرک فورتھہ دیندار تھا اور چونکہ تران قوئبار میں بہت بت پرست اُسکے اختیار میں تھے اُس نے چاہا کہ وے عیسائی مذہب سے ناواقف رہیں جب وہ تخت نشین ہوا تب سے سالہا سال گذرے اور اُسکا ارادہ کہ وہاں کچھہ مشنری بھیجے جائیں پورا نہوا- اُسوقت ایک سخت لڑائی ایک متصل ملک سے ہو رہی تھی اور اس سبب سے بادشاہ بہت فکرمند تھا +

اب دیکھا چاہئے کہ کتنی چھوٹی بات سے ایک بڑے کام کا شروع ہوتا ہو- اُسیوقت کہ بادشاہ زیادہ فکر میں تھا ایک چٹھی ایک میم صاحب کی طرف سے جو تران قوئبار میں رہتی تھی اس مضمون کی اُسکو پہونچی کہ میرا صاحب اور بڑا لڑکا دونوں ایک ہلڑ میں بت پرستوں کے ہاتھہ سے مارے گئے اور وہ اس آفت اور مصیبت کے عوض کی خواہاں ہوئی +

بادشاہ نے بیوہ کیواسطے جو کیا سو کیا لیکن اُسنے اُسوقت یہہ قصد کیا کہ ضرور کچھہ مشنری جلد تران قوئبار کو بھیجے- اُسیوقت اُسنے ڈاکٹر لت کینس صاحب کو جو اُسکا چاپلین تھا بلایا تاکہ اُس سے صلاح لیکے کچھہ بندوبست کرے- جب پادری لت کینس صاحب حاضر ہوا تب اُسنے بادشاہ کو ہندوستان کا ایک نقشہ جسمیں تران قوئبار نظر آتا تھا دیکھنے پایا- جب وہ بادشاہ کے ارادہ سے آگاہ ہوا تب بہت خوش ہوا کیونکہ وہ خداوند مسیح کی بادشاہت تمام دنیا میں بڑھانے کیواسطے بہت آرزومند تھا- اُسکی طرفسے بادشاہ کو تقویت ہوئی اور یوں لت کینس صاحب نے اُس حال کی کیفیت اور ونسے کہی کہ جب میں نے اتنی آگ

دیکھی تب میں اُس کے بڑھانے کے واسطے بڑی خوشی سے لکڑی لایا +

بادشاہ نے پوچھا کہ وہاں بھیجنے کے لایق کچھ لوگ مل سکینگے۔ لت کینس صاحب تھوڑی دیر تک خاموش رہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مشکل سے لایق آدمی ملینگے تب اگرچہ بڈھا ہوگیا تھا تو بھی بادشاہ سے خود یہہ درخواست کی کہ مجھے بھیج دیجئے بادشاہ اتنی قدرت اُسمیں دیکھ کے مسرور ہوا لیکن صلاح دینے کیواسطے اُسکا وہاں رہنا ضرور تھا اور سوا اُسکے سزاوار نہ تھا کہ ایسا بڈھا بھیجا جاوے۔ جوان آدمی درکار تھے اور بادشاہ کی درخواست کے مطابق لت کینس صاحب اُنکی تلاش میں رہا +

تھوڑا وقت گذرا کہ دو آدمی جرمنی ملک میں پائے گئے۔ وہ پلوتس چو اور زگینبلگ تھے۔ وہ دونوں بیشتر ہم مکتب اور دوست بھی تھے جن اُستادوں سے اُنہوں نے تعلیم پائی وہ دیندار تھے اور تعلیم کے ساتھہ اچھی اچھی صلاح کرتے تھے۔ زگینبلگ کبھی کبھی بہت اُداس ہوا اسلئے کہ وہ کمزور آدمی تھا اور اُسکے دل میں یہہ اندیشہ رہا کہ میں انجیل کی منادی نہ کر سکونگا۔ ایک ایسے وقت میں جب مشنری ہونیکا خیال کیا تب یہہ تسلی ایک اُستاد کی زبانی اُسکو ہوئی کہ اگر ایک بھی بُت پرست تمہاری کوشش سے مسیح کیطرف رجوع لاوے تو یہہ انجام اتنا ہوگا گویا کہ تمہاری محنت سے ڈنمارک ملک میں ایک سو آدمی مسیح پر ایمان لاویں کیونکہ یہاں مسیح کے پہچاننے کے وسیلے بہت ہیں اور وہاں کچھ نہیں +

پہلے جب پلوتس چو اور زگینبلگ سے یہہ پوچھا گیا کہ تم بُت پرستوں کے سکھلانیکے لئے جانے کو تیار ہو۔ تب اُنہوں نے انکار نہیں کیا لیکن وہ کچھ گھبرائے۔ پیچھے کچھ دن کے جب پادریوں کی جماعت میں اس بات کی بابت کچھ گفتگو ہوئی تب اُنہوں نے کھڑے ہو کے کہا کہ ہم خدا کے نام پر جائینگے۔ اگر ایک شخص بھی ہماری کوشش سے نجات پائے تو یہہ ہماری محنت و مشقت کا بڑا اجر ہوگا +

زگینبلگ کی ماں مسیح کی سچی پیرو تھی جب زگینبلگ چھوٹا لڑکا تھا تب اُس کی ماں مرگئی پر جو اُسنے مرنیسے پیشتر اپنے لڑکوں سے کہا تھا اُسکو یاد رہا اُسنے اپنے سب لڑکوں کو پاس بُلا کے کہا کہ اے میرے لڑکو مینے تمہارے واسطے ایک بڑا خزانہ جمع کر رکھا ہے۔ ایک لڑکے نے پوچھا کہ وہ خزانہ کہاں ہے۔ ماں نے کہا کہ بیبل میں اُسکی تلاش کرو اور تم اُسکو پاؤگے۔ اُس میں کوئی صفحہ ایسا نہیں کہ جسپر میری آنکھوں سے آنسو نہ گرے ہوں +

پلوتس چو اور زگینبلگ ترانقوبار کو آئے تب اس لحاظ سے آئے کہ اُس خزانہ کو وہاں کے بُت پرستوں کے پاس پہونچادویں اور کہ جو بچے خدا کے نہ پہچاننے کے سبب سے مفلس اور لاچار تھے وہ اُس خزانہ کو پانیسے دولتمند ہوجاویں + باقی آیندہ

مراسلات

اصطباغ کی نسبت خیالات

ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستانست

صاحب اڈیٹر اخبار نور افشاں

تسلیم و نیاز۔ اُمید کہ مضمون مندرجہ ذیل درج اخبار فرما کے ممنون و احسان فرماوینگے +

گو ہمکو کیا ہی رنج ہو مگر جو واقعات کہ سچ ہیں بجز کہنے کے ہم رہ نہیں سکتے۔ پہلے کے بزرگان دین انجیل کی بشارت کے لئے اپنے پر سخت تکلیف گوارا فرماتے تھے اور غیر قوموں سے کوئی خداوند کے نزدیک آیا بفور اصطباغ دیا کرتے تھے +

خداوند کے زمانہ سے منادی اور اصطباغ ساتھہ ہا ہے۔ جب کسی غیر قوم کے شخص پر وعظ کا اثر ہوا اور اُسنے اصطباغ کی درخواست کی بفور دیا گیا +

وہ کسیکے دل کو نہ جانچتے تھے۔ اُنکے اخلاقوں کی کمزوری کیطرف چنداں خیال نہ رکھتے تھے اس لئے کہ آیندہ مہذب ہونیکی اُمید تھی۔ اگر کوئی عیسائی مرتد ہوگیا یا بدعتی نکلا تاہم مایوس نہوتے تھے۔ جس سے عیسائی مذہب ایک مختصر زمانہ میں دنیا کے دُور دراز ملکوں کے حصونپر پھیلگیا اور جابجا کلیسیا قایم ہوگئی وہ لوگ جو کمزور اور کم طاقت تھے مگر آخر میں بڑے دلیر اور بہادر نکلے۔ اور نہ ہارنے والی ہمت کے ساتھہ علانیہ منادی کرتے رہے اور درخواست پر اصطباغ دیتے تھے۔ یہانتک کہ ضرورت کے وقت اپنی جان خداوند کی صلیب پر نثار کرنے سے بھی اغماض نہ کرتے تھے +

یہہ مختصر سیرت تو ہمنے بزرگان سلف کے کھینچی۔ مگر ابھی ہم اپنے زمانہ کی حالت پر نگاہ کرتے ہیں۔ گو ہمکو انجیل پر محبت ہے گو ہم کلیسیا کی ترقی چاہتے ہیں مگر ہم اپنی کج فہمی اور ٹیڑھے خیالوں کے سبب کلیسیا کی ترقی کے مزاحم بھی ہوتے ہیں۔ یعنی ہمارے بزرگان دین درخواست کے ساتھہ اصطباغ نہیں دیتے جس سے

اکثر نوجوان تعلیم یافتہ ہندو آریہ سماج کے مندروں میں جا گھُسے اور بہت سے مسلمان مسجد میں بیٹھ کے زیتون کے دانوں سے لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ پُکارنے لگے۔ ہائے ہماری ہی نادانی نے اُنکے دلوں میں نئی بیٹھی ہوئی روشنی کو نابود کر دیا۔ ہائے ہم ہی اُنکے تیرہ و تاریک خیالوں کا باعث ہوتے ہیں۔ گویا ہمنے ہی اُنکو آسمان کی بادشاہت سے ہاتھ پکڑ پکڑ نکال دیا +

جب کوئی ہمارے بزرگان دین سے درخواست کے ساتھ اصطباغ نہ دینے کی وجہ دریافت کرتا ہے تو وہ صرف یہہ جواب دیتے ہیں جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور اس جواب کے ساتھ ہم اپنی سمجھ بھی ظاہر کرتے ہیں +

جواب بزرگانِ دین

بہت سے دغاباز اور مکار کلیسیا میں گھُس جاتے ہیں جب اُنکی اغراض پوری نہیں ہوتیں پھر وہ مرتد اور بیدین ہو جاتے ہیں +

ہماری سمجھ

یہہ کتنی بھلاوے کی بات ہے کہ جزوی لوگوں کی بدروش سے کلیہ قاعدہ نکالنا اور اُسپر قایم ہونا اور ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکنا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھہ بھی عمدہ سمجھ کی بات نہیں۔ ایک وقت عیسیٰ کے زمانہ میں لوگ مرتد ہوگئے۔ ایک وقت رسولوں کے زمانہ میں لوگ مرتد ہوگئے۔ علی ہذا القیاس ہر ایک زمانہ میں یہہ فرقہ اپنی بدروشیں بتلاتا رہا ہے مگر کسی نے درخواست کے ساتھہ اصطباغ دینے میں تاخیر نہیں کی۔ چاروں انجیلوں کو پڑھو رسولوں کے اعمال کو پڑھو خطوں کو پڑھوا اور پھر جو کچھ کہنا ہے کہو۔ تمہیں بجز جال ڈالنے کے اور کچھ اختیار نہیں +

دغاباز اور مکار صرف عیسائی مذہب میں ہی نہیں گھُسے بلکہ یہہ بات تمام مذہبوں میں پائی جاتی ہے یعنے دو قسم کے لوگ ہیں جو غیر مذہب کو تسلیم کرتے ہیں اور ان دونوں کی اغراض مختلف ہیں +

پہلی قسم کے وہ لوگ ہیں جو بموجب اپنی سمجھ کے اُسی مذہب کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں جسکو اُنہوں نے پہلے چھان بین کر رکھا تھا اس قسم کے لوگ مکار اور دغاباز نہیں ہوتے۔ وہ صرف اپنی نجات کے لئے غیر مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ اور مذہب کے احکاموں کی حتی الامکان رعایت رکھتے ہیں +

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو خاص اپنی ذاتی غرض سے مذہب غیر کو قبول کرتے ہیں۔ تاہم اس قسم کے لوگوں سے بھی یہہ قاعدہ کلیہ نہیں نکالا جاتا کہ وہ سبکے سب مرتد اور بیدین ہو جاتے ہیں۔ الخ +

میں اَور بھی کچھہ کہنے کی اجازت مانگتا ہوں کہ جو بزرگان دین درخواست کے ساتھہ اصطباغ دینا پسند نہیں کرتے تو اُنہیں اُمید رکھنا نہ چاہئے کہ ہندوستان خدا کے حرج سے نکلے ہوئے مذہب سے فیضیاب ہوگا +

راقم۔ غمزدہ از مقام پوناسیٹ شہر پٹہ

نور افشاں ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وے اس بارے میں اپنے اپنے خیالات تحریر فرما کر ہمارے پاس بھیجدیں جنکو بعد ملاحظہ کے درج اخبار کیا جاویگا +

اخبارات تاربرقی

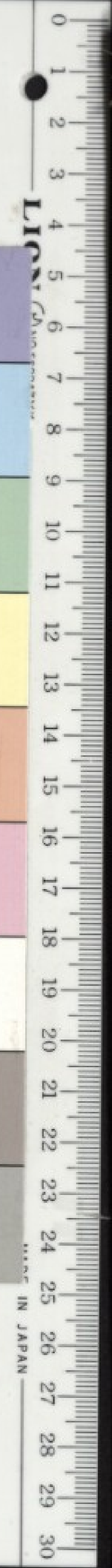
لنڈن ۱۵- اکتوبر سٹانڈرڈ نامی اخبار میں اس مضمون کا پیغام تاربرقی چھپا ہے کہ امدادی عہدنامہ مابین جرمنی و آسٹریا پر دستخط ہوگئے ہیں +

شملہ ۱۴- اکتوبر علی خیل کی چھاونی پر ۱۴ تاریخ کو علی الصباح بڑی جرأت کے ساتھ اقوام منگل و سپنگ و رحمن خیل و احمد خیل کے بڑے گروہوں نے حملہ کیا۔ رجمنٹ نمبر ۲۹ نمبر ۸ نے خوب مقابلہ کیا اور بالمقابل اسکے رسالہ اور پیادوں نے اُنپر حملہ کیا اور پوری کامیابی حاصل کی ۲۳- آدمی مرے۔ دشمن ہمارے تصرف میں ہیں اور باقی آرہے ہیں ہماری طرف سے پانچ آدمی خفیف سے زخمی ہوئے اور ہماری جماعتیں بغیر وقت کے واپس آئیں +

شملہ ۱۵- اکتوبر- جنرل گف صاحب تمام اقسام کی ایک بہت بڑی فوج کے ساتھہ ۱۴ تاریخ کو جلال آباد میں داخل ہوئے- جنرل براٹ صاحب کے ساتھہ شیشہ کے ذریعہ سے سلسلہ مخابرات جاری ہوگیا ہے- اب جگدلک میں ایک کاروان رسد وغیرہ کے پہنچانیکے واسطے تدابیر ہو رہی ہیں وہاں سے آگے کیواسطے کابل سے بندوبست ہو جائیگا +

خان قلات نے فتح کابل کی خبر سنکر شاہی سلامی سر کی اور بذریعہ پیغام تاربرقی کے اپنی طرف سے مبارکباد بھیجی ہے +

شملہ ۱۶- اکتوبر- ہز اکسیلنسی سر رچرڈ ٹیمپل صاحب کل



ایک انجن کے ساتھہ درہ بلان کیطرف نئی ریل پر پندرہ میل تک تشریف لے گئے +

جو قید فوجوں کے ساتھہ جائینگی بابت نسبت اُن کارسپانڈنٹوں کی تھی جو لڑنیوالے نہیں ہیں دور کردی گئی ہی۔ کارسپانڈنٹان اخبارات اپنی باربرداری کا آپ انتظام کریں اور جو چارہ یا راشن کمسریٹ سے حاصل کریں اُسکی قیمت ادا کریں +

شملہ ۱۵۔ اکتوبر جنرل رابرٹس صاحب ۱۳۔ اکتوبر کو کابل سے خبر دیتے ہیں کہ بالاحصار پر کل قبضہ ہوگیا ایک بڑا موثر نظارہ تھا۔ امیر صاحب نے علالت طبع کا عذر کیا اُنکا سب سے بڑا بیٹا جنرل رابرٹس صاحب کے ساتھہ تھا۔ اور تمام بڑے بڑے سرداروں کو حکمنامہ سننے کیواسطے طلب کیا گیا تھا +

رجمنٹ پیادگان نمبر ۶۷ و گورکھان نمبر ۵ بالاحصار پائین وبالا پر قابض ہیں آج سپاہ شہر میں سے گذریگی۔ تمام بڑے بڑے مقامات پر پہرے بٹھائے جائینگے صرف ایک دروازہ ہی +

جنرل ہلس صاحب عہدہ گورنر جنگی پر مامور ہونگے نواب غلام حسین خانصاحب اُنکے اسسٹنٹ ہونگے۔ تین رجمنٹیں مع ۱۲ ضرب توپ کے چندروز ہوئے کابل پر لڑنیوالی افغانی سپاہ کے ساتھہ شریک ہونیکے واسطے غزنی سے چلی تھیں جب کابل کی بھاگی ہوئی سپاہ سے ملے تو توپیں چھوڑ کر بھاگ گئی۔ جنرل رابرٹس صاحب نے رسالہ کی ایک رجمنٹ توپوں کے لانیکے واسطے بھیجی ہی۔ ۸ ضرب توپ از قسم مارٹر و ہوور بالاحصار میں ملیں اُنکے لانے سے کل ۲۰۰ ضرب توپ ہمارے قبضہ میں آگئی ہیں۔ بہت سی مقدار بارود و وردی واسلحہ و زین وغیرہ و آلات موسیقی بھی دستیاب ہوئے معلوم ہوتا ہی کہ سنائیڈر کارتوس بہ تعداد کثیر کابل میں بنائے جاتے تھے +

مجروحین روبصحت ہیں +

جنرل گف صاحب ۴ ضرب توپ و ۵ ترپ سواران رسالہ بنگال و رجمنٹ پیادگان نمبر ۹ و بازدی رجمنٹ پیادگان دیسی نمبر ۲۴ کے ساتھہ جلال آباد میں قایم ہیں گورنر جلال آباد رسد و باربرداری سے مدد کرنیکے واسطے بڑی مستعدی کا اقرار کرتا ہی مگر باربرداری کا انتظام مشکل ہی۔ جنرل گف صاحب فی الفور بعد انتظام باربرداری و رسد ایک فوج روارو کابل کو روانہ کرینگے +

ملک غلزئیان کی نسبت خبر ہی کہ وہاں کچھہ بندوبست نہیں ہی +

خبر ہی کہ فتح چار آسیا کی خبروں نے خان لعل پورہ کے چلن میں بڑی تبدیلی پیدا کی ہی +

افریدیوں اور مہمندیوں کی نسبت خبر ہی کہ خاموش ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعض ملاؤں نے افریدیوں اور اورکزئیوں کو بہکانیکی کوشش کی تھی مگر بالکل ناکام رہے +

لنڈی کوتل کی سپاہ تندرست اور عموماً اچھی حالت میں ہی +

ہوپ صاحب نے آج کی مجلس واضعان قوانین میں مسودہ قانون رعیت دکھن کی نسبت خاص کمیٹی کی رپورٹ پیش کی +

کالون صاحب نے مسودۂ قانونِ مزدوران کارخانجات کے پیش کرنیکی اجازت حاصل کی مسٹر سٹوکس صاحب نے مسودۂ قانونِ وکلا کی نسبت منتخب خاص کمیٹی کی آخری رپورٹ پیش کی۔ کونسل ایک ہفتہ کے واسطے برخاست ہوئی +

شملہ ۱۵۔ اکتوبر جنرل رابرٹس صاحب نے کابل میں داخل ہوکر جو حکمنامہ جاری فرمایا ہی اُس کا ماحصل حسب ذیل ہی +

خلاصہ حکمنامہ

چونکہ باشندگان کابل نے عمداً بعد متنبہ ہونیکے فوج انگریزی کو آگے بڑھنے سے روکا ہی اسلئے وہ باغی ہوگئے ہیں۔ اور یہہ حرکت اُنکی پہلے جرم اعانت بخیر و ہمراہیان سفیر انگریزی کے علاوہ ہی۔ اگرچہ سرکار انگریزی انصافاً کابل کو بالکل منہدم کرسکتی تھی تاہم ترحماً شہر کو بچایا جائیگا۔ لیکن ایک ایسی سزا کا ہونا ضروری ہی جو ہمیشہ یاد رہے۔ لہذا شہر کے وہ حصے جو بالاحصار کے جنگی قبضہ معقول کے مارج ہیں فی الفور گرائے جائینگے اور ایک بھاری جرمانہ عاید کیا جائیگا کابل و علاقہ گرد و نواح کابل کے دس میل میں قانون فوجی جاری ہوگا۔ جنگی گورنر مقرر کیا جائیگا۔ باشندگان کو متنبہ کیا جاتا ہی کہ اُسکے حکم کو مانیں۔ یہہ سزا خاص اشخاص کو مواخذہ سے بری نہیں کرتی حالات مفسدہ کی نسبت تحقیقات کامل کیجائیگی اور اُسکی موافق شرکاء مفسدہ کی نسبت عملدرآمد کیا جائیگا۔ شہر کے اندر اور پانچ میل تک اُسکے گرد اگرد مسلح پھرنا ممنوع ہی۔ جو اشخاص تاریخ حکمنامہ سے ایک ہفتہ کے بعد مسلح دستیاب ہونگے وہ مستوجب سزائے موت ہونگے۔ سفارت سابق کا اسباب واپس کرنا ہوگا۔ نیز اسلحہ آتش خیز و سامان جنگ جو سابقاً فوج افغانی کو دیا گیا تھا یا اُسکے قبضہ میں آگیا تھا پیش کرنا ہوگا۔ تمام باغیان کے حاضر کردینے کیواسطے انعامات کا وعدہ دیا گیا ہی کسی ایسے شخص کو حوالہ کردینے یا خبر منتج گرفتاری شخص مذکور دینے کیواسطے انعام کا وعدہ کیا گیا ہی جسکو حملہ سفارت

سے تعلق ہو - ایسی قسم کے انعامات اُن اشخاص کیواسطے دیئے گئے ہیں جو مہینہ ستمبر کے بعد سپاہ انگریزی سے لڑے ہیں - افسران فوج افغانی کی گرفتاری کیواسطے بڑے بڑے انعاموں کا وعدہ کیا گیا ہے +

کابل براہ شترگردن ۱۴ - اکتوبر جنرل رابرٹس صاحب امیر یعقوب خان کے بڑے بیٹے کے ہمراہ بڑی شان شوکت کے ساتھ کابل داخل ہو چکے ہیں امیر یعقوب خان نے علالت طبع کا عذر کیا - دو پلٹن بالاحصار پر مقیم ہو چکی ہیں و باشندگان کابل تا حال پوشیدہ ہو رہے ہیں - کل کابل شہر میں سے فوج انگریزی ایک دروازے سے ہوکر دوسرے دروازے کو نکلیگی +

بمبئی ۱۶ - اکتوبر - دُخانی جہاز موسومہ بہ ڈلہوزی جسمیں ۱۲ لاکھ روپیہ اور سامان جنگ ۵ ہزار من اور سفر مینا کی دو کمپنی و چند افسر و کاریگران ریلوے ہیں بمبئی سے کراچی کیطرف روانہ ہوا ہے میجر بروین صاحب خلیج فارس کیطرف روانہ ہوگئے ہیں تاکہ وہاں پر جاکر فوج افغانستان کیواسطے باربرداری کے جانور جمع کریں +

کیٹے وار کے سرداروں نے گورنمنٹ کو ۱۰۰۰ ایابو دینے کا وعدہ کیا ہے اور گورنمنٹ بمبئی نے انکو منظور کر لیا ہے اور سرداروں کی شکر گذاری کی +

شملہ ۱۸ - اکتوبر - امیر یعقوبخاں کی درخواست ہے کہ میں تخت کابل سے دست بردار ہو جاؤں - جنرل برایٹ صاحب نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ میری فوج بڑھائی جاوے اور رسالے میرے پاس بھیجے جاویں +

جنرل گارڈن صاحب نے یہہ رپورٹ کی ہے کہ میرا یہہ خیال ہے کہ کورم کے فرقوں میں بہت جلد سرکشی پیدا ہوگی - صاحب موصوف یہہ بھی بیان کرتے ہیں کہ شاید فرقہ ہائے مذکور ہماری فوج پر حملہ آور ہونگے مگر میں اپنی فوج کو ہر وقت تیار رکھتا ہوں +

شملہ ۱۸ - اکتوبر - رسالہ و پلٹن کا ڈیڈزا و رپلٹن یورپین کا ایک حصہ اور پہاڑی توپخانہ کی باٹری ہزارہ جلال آباد سے روانہ ہونیکے واسطے ۱۷ - اکتوبر کو تیاری کر رہی تھی +

سینٹ پیٹرسبرگ ۱۶ - اکتوبر - جنرل کاف مین صاحب اب پھر عہدہ گورنر جنرل ترکستان پر آنیکے لئے تیاری کر رہے ہیں +

لنڈن ۱۷ - اکتوبر - ۳۰ ستمبر کی خبر جو کیپ ٹون سے آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب نے بوروں کو اطلاع دی ہے کہ جو کچھ حکم تمہاری نسبت گورنمنٹ انگلینڈ نے دیا ہے وہ منسوخ نہیں ہو سکتا اسپر بوروں نے جواب دیا ہے کہ ہم بغیر خود مختاری کے کبھی راضی نہیں ہونگے +

شملہ ۱۹ - اکتوبر - امیر یعقوبخاں نے جنرل رابرٹس صاحب سے عرض کی کہ میں تخت کابل سے دست بردار ہوں - اسکے جواب میں جنرل صاحب موصوف نے کہا کہ ایسا ارادہ مت کرو - دوسری ملاقات میں مکرر اصرار کے ساتھ یعقوبخان نے بیان کیا کہ میں ہرگز تخت نشین نہیں ہونگا - جنرل رابرٹس صاحب تجویز کر رہے ہیں کہ افغانستان سے سرکشی دور ہو اور تمام مُلک میں امن و امان پھیل جاوے اور مُلکی انتظام بھی عمدہ طور سے ہو +

ایک تار برقی جو گولا گھاٹ سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ کوہ ناگا کے صاحب ڈپٹی کمشنر مسٹر ڈاباٹ صاحب فرقہ ناگا موزیمہ کے ہاتھ سے ۱۴ - اکتوبر کو قتل ہوگئے - سپاہیوں نے جو اُس وقت تعداد میں ۸۰ تھے سرکشونکو شکست دی - اور اب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ غنیم شاید کوہیمہ پر حملہ کرینگے - کپتان ہینڈ صاحب کچھ فوج لیکر کوہ مذکور کیطرف روانہ ہوگئے ہیں +

کابل براہ بساول ۲۰ - اکتوبر بالاحصار میں ایک جگہہ بارود میں کسیطور سے آگ لگ گئی جسکے صدمہ سے دیوار گر گئی اور اُسکے نیچے کپتان شافٹو صاحب اور ۲۰ سپاہی پلٹن گورکھہ کے دب گئے - ابتک دیوار مذکور کے نیچے سے ۳ سپاہی مردہ اور ۱۱ زخمی نکالے گئے ہیں - فوج اور دیگر لوگ بالاحصار سے میدان میں چلے گئے ہیں +

جلال آباد براہ بساول ۲۰ - اکتوبر - جنرل گاف صاحب آج صبح کو پلٹن یورپین نمبر ۹ کے باقی حصہ اور توپخانہ کے برگیڈ نمبر ۳ کی باٹری - سی اور رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱ کی ۲ کمپنی کو لیکر کابل کیطرف روانہ ہوگئے - تار کی لین نہایت عجلت کے ساتھ طیار ہو رہی ہے یہاں کے لوگ چپ چاپ ہیں +

شملہ ۱۲ - اکتوبر - جو خبر کابل سے ۱۷ - اکتوبر کی آئی اُس سے معلوم ہوا کہ بالاحصار میں آگ لگ گئی تھی جسکے صدمہ سے سیگزین میں دو تین جگہہ چٹاخہ ہوا +

علی خیل اور شترگردن کے آس پاس کے فرقے تا حال جمع رہتے ہیں اور ہماری فوج کو تکلیف دیتے ہیں - اسواسطے بہت فوج اُسطرف کو جا رہی ہے +

اُس لڑائی میں جو ۱۳ - اکتوبر کو ہوئی تھی دشمنوں کیطرف سے ۳۰۰۰ آدمیوں نے کرنل منی کی فوج پر حملہ کیا - دشمنو نکیطرف لڑائی مذکور میں ۱۵۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے اور ہماری طرف سے ۲ آدمی قتل اور ۱۲ زخمی ہوئے +

شلانگ ۲۱ - اکتوبر - کل کی خبر میں جو لکھا تھا کہ کوہ ناگا کے ڈپٹی کمشنر سرکش فرقہ کے ہاتھ سے قتل ہوگئے اور سرکشوں نے ۸۰ سپاہیوں سے شکست کھائی سو وہ غلط ہے بلکہ سوائے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا